

مہربان کی طرف سے مہمانی ہوگی۔ [فصلت: 30-32]

چنانچہ جس وقت مومن بندے کے پاس فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوش خبری لاتے ہیں تو اہل ایمان پر فرحت و مسرت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔
جبکہ کافر اور گناہ گار شخص پر دکھ، مصیبت اور تنگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مومن شخص قریب المرگ حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے، جبکہ کافر اور گناہ گار شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا۔

جیسے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو اچھا نہیں سمجھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو اچھا نہیں سمجھتا) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ نے عرض کیا کہ: "مرا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے؟" اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: (بات یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ مومن آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضامندی اور اس کے ہاں عزت افزائی کی اسے خوش خبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو اس ملنے والی رضامندی اور عزت افزائی سے بڑھ کر کوئی بھی چیز عزیز نہیں ہوتی، اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ لیکن جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے، چنانچہ اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس ملنے والے عذاب اور سزا سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے، پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔)

اور یہی وجہ ہے کہ نیک آدمی اپنے جنازے کو اٹھانے والوں سے مطالبہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ جلد از جلد اسے قبر تک پہنچائیں؛ کیونکہ اسے اللہ کی نعمتوں کا شوق ہوتا ہے، جبکہ بدکار آدمی داویلا کر رہا ہوتا ہے کہ اسے کہاں لے کر جا رہے ہیں! اس کی دلیل صحیح بخاری اور سنن نسائی میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب میت کو جنازے کی چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر میت نیک ہو تو وہ کہتی ہے: مجھے جلدی لے چلو، اور اگر بدکار ہو تو وہ اپنے جاننے والوں سے کہتی ہے: ہائے تباہی تم اسے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی آواز انسانوں کے علاوہ ہر چیز سننتی ہے، اور اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔)

مزید کے لیے دیکھیں:

"القیامۃ الصغریٰ" از عمر بن سلیمان اشقر، (28) اور اسی طرح: "الموسمۃ العقدیۃ" (131/4)

دوم:

آخرت میں اہل ایمان اس خوش خبری پر محو مسرت ہوں گے کہ انہیں جنت ملے گی، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں جو کچھ تیار کر رکھا ہے وہ سب کچھ ملے گا، وہ اپنا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں وصول کریں گے، ذرا اس منظر کو دیکھیں جس میں اہل ایمان اپنے نامہ اعمال کو لے کر خوش ہوں گے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاتَّامَنَ أُولَئِكَ بِرَأْسِهِمْ فَيَقُولُ هَذَا مَا كُنَّا نَبْتَغِي * إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حَسَبِي * قَوْلُنِي حَسْبِيَ رَاضِي * فِي يَمِينِهِ عَالِي * قُلُوبُهُمْ وَأَنبِيَاءُ كَلَّمُوا وَاسْمُهُمْ لَوَاسِمًا مَّا اسْتَلْفِظُومُ فِي الْيَوْمِ الْخَالِي﴾

ترجمہ: پھر جسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا: آؤ اور میرا نامہ اعمال پڑھو [19] بلاشبہ مجھے تو یقین تھا کہ مجھے میرا حساب ملے گا [20] تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا [21] بلند جنتوں میں [22] اس کے پھل جھکے ہوئے قریب ہوں گے [23] گزشتہ ایام میں تم جو کچھ کرتے رہے ہو اس کے عوض اب تم کھاؤ اور پیو [الحاقہ: 19-24]

سوم:

اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر اہل ایمان کی فرحت اس وقت بھی ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، اور اللہ تعالیٰ کے چہرے کو دیکھیں گے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِينَ أَحْسَنُوا لِحُسنِي وَزِيَادَةً﴾.

ترجمہ: جن لوگوں نے اچھائی کی ان کے بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اس سے بڑھ کر بھی ملے گا۔ [یونس: 26]

تو اس آیت کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں کہ:

"یہاں "زیادۃ" سے مراد اللہ تعالیٰ کے چہرے کا دیدار ہے۔"

اس تفسیر کی تائید صحیح مسلم: (181) کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿الَّذِينَ أَحْسَنُوا لِحُسنِي وَزِيَادَةً﴾ آیت کی تلاوت فرمائی اور کہا: (جس وقت جنتی جنت میں چلے جائیں گے، اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، تو ایک صد لگانے والا صد لگانے کا اور کئے گا: "اے جنتیو! تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ باقی ہے، اور اللہ تعالیٰ اس وعدے کو پورا کرنا چاہتا ہے" اس پر جنتی کہیں گے: وہ کون سا وعدہ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اعمال کے پلڑے کو وزنی نہیں کر دیا، اور ہمارے چہروں کو بھی روشن کر دیا، پھر ہمیں جنت میں بھی داخل کر دیا، ہمیں جہنم سے بچا بھی لیا؟ تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے سے حجاب کو کھول دے گا، اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے لگے، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی بھی چیز عطا نہیں کی جو انہیں دیدار الہی سے زیادہ محبوب ہو، اور ان کی آنکھوں کے لیے دیدار الہی سے زیادہ ٹھنڈک کا باعث ہو۔)

اسی طرح سورت القیامہ، آیت: (23) میں ہے کہ:

﴿وَجُودًا يُؤْمِنُ بِمَا صَرَّفَ إِلَىٰ رَبِّنَا نَاظِرَةً﴾.

ترجمہ: اس دن کچھ چہرے ترو ترازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ [القیامہ: 23]

تو اس آیت میں بھی بالکل واضح دلالت موجود ہے کہ اہل ایمان کے قیامت کے دن چہرے ترو ترازہ اور پر مسرت ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے چہرے کی جانب دیکھ رہے ہوں گے، اور پھر دیدار الہی کرنے کے بعد ان کے حسن و جمال اور مسرت میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (1916)، (125618) اور (210252) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم